بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۲۹
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل ربوہ
The Daily
ALFAZL
RABWAH
ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم :- اتوار
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
| جلد ۵۹/۲۴ | ۱۲ صفر ۱۳۹۰ھ - ۱۹ شہادت ۱۳۴۹ہش - ۱۹ اپریل ۱۹۷۰ء | نمبر ۸۹ |

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حصولِ فضل کا اقرب طریق دُعا ہے

جو دُعا عاجزی، اضطراب اور شکستہ دلی سے بھری ہوئی ہو وہ خدا کے فضل کو کھینچ لاتی ہے

"اگر انسان نیکی نہ کر سکے تو کم از کم نیکی کی نیّت تو رکھے کیونکہ ثمرات عموماً نیّتوں کے موافق ملتے ہیں یہی وجہ ہے کہ دنیوی حکّام بھی اپنے قوانین میں نیّت پر بہت بڑا مدار رکھتے ہیں اور نیّت کو دیکھتے ہیں اسی طرح پر دینی امور میں بھی نیّت پر ثمرات مرتب ہوتے ہیں۔ پس اگر انسان نیکی کرنے کا مصمم ارادہ رکھے اور نیکی نہ کر سکے تب بھی اس کا اجر مل جاوے گا۔ اور جو شخص نیکی کی نیّت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو توفیق بھی دیدیتا ہے۔ اور توفیق کا ملنا یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے دیکھا گیا ہے اور تجربہ سے دیکھا گیا ہے کہ انسان سعی سے کچھ نہیں کر سکتا۔ نہ وہ صلحاء، سعداء و شہداء میں داخل ہو سکتا ہے اور نہ اور برکات اور فیوض کو پا سکتا ہے۔ غرض سے نہ بزورِ بازو نہ بزاری نہ بزر مے آید۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ گوہرِ مقصود ملتا ہے اور حصولِ فضل کا اقرب طریق دعا ہے۔ اور دعائے کامل کے لوازمات یہ ہیں کہ اس میں رقّت ہو، اضطراب اور گدازش ہو۔ جو دعا عاجزی، اضطراب اور شکستہ دلی سے بھری ہوئی ہو وہ خدا تعالیٰ کے فضل کو کھینچ لاتی ہے اور قبول ہو کر اصل مقصد تک پہنچاتی ہے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ یہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور پھر اس کا علاج یہی ہے کہ دعا کرتا رہے، خواہ کیسی ہی بے دلی اور بے ذوقی ہو لیکن یہ سیر نہ ہو، تکلّف اور تصنّع سے کرتا ہی رہے۔ اصلی اور حقیقی دعا کے واسطے بھی دعا ہی کی ضرورت ہے۔

بہت سے لوگ دعا کرتے ہیں اور ان کا دِل سیر ہو جاتا ہے وہ کہہ اُٹھتے ہیں کہ کچھ نہیں بنتا۔ مگر ہماری نصیحت یہ ہے کہ اس خاک بیزی ہی میں برکت ہے کیونکہ آخر گوہرِ مقصود اسی سے نکل آتا ہے اور ایک دن آجاتا ہے کہ جب اس کا دل زبان کے ساتھ متفق ہو جاتا ہے اور پھر خود ہی وہ عاجزی اور رقّت جو دعا کے لوازمات ہیں پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو رات کو اُٹھتا ہے خواہ کتنی ہی عدم حضوری اور بے صبری ہو لیکن اگر وہ اس حالت میں بھی دعا کرتا ہے کہ الٰہی دل تیرے ہی قبضہ اور تصرف میں ہے تو اس کو صاف کر دے اور عین قبض کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے بسط چاہے تو اس قبض سے بسط نکل آئے گی اور رقّت پیدا ہو جائے گی۔ یہی وہ وقت ہوتا ہے جو قبولیّت کی گھڑی کہلاتا ہے۔ وہ دیکھے گا کہ اس وقت روح آستانۂ الوہیّت پر پانی کی طرح بہتی ہے اور گویا ایک قطرہ ہے جو اُوپر سے نیچے کی طرف گرتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۹۳، ۹۴)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۸ شہادت۔ کل یہاں نمازِ جمعہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے پڑھائی۔ نماز سے قبل آپ نے خطبہ جمعہ میں سورۃ الانفال کی ابتدائی پانچ آیات کی تفسیر بیان کر کے دنیا میں توحید کے قیام کی اہمیت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ آپ نے واضح فرمایا کہ جملہ انبیاء علیہم السلام توحید کو دنیا میں قائم کرنے کی غرض سے ہی مبعوث ہوئے تاآنکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مبعوث ہو کر دنیا میں توحیدِ کامل کو پیش کر کے اسے دنیا میں قائم فرمایا۔ اس آخری زمانہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزندِ جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد بھی یہی ہے کہ توحیدِ کامل کو از سرِ نو دنیا میں قائم کیا جائے۔ آپ نے توحید فی الذات توحید فی الصفات اور توحید فی العبادت پر روشنی ڈال کر توحید باری تعالیٰ کا صحیح عرفان حاصل کرنے اور اسے دنیا میں پھیلانے کی اہمیت کو تفصیل سے واضح کیا اور اس ضمن میں توکل علی اللہ پر زور دے کر بتایا کہ توکل کے صحیح مقام پر قائم ہونے کے لئے نمازوں کے التزام، انفاق فی سبیل اللہ اور دعاؤں میں مداومت اختیار کرنا ضروری ہے۔

خطبۂ ثانیہ میں آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے تاریخی سفرِ افریقہ کی غیر معمولی کامیابی کے لئے درد والحاح سے دعائیں کرنے اور کرتے چلے جانے کی پُرزور تحریک فرمائی نیز احبابِ جماعت کو اس طرف توجہ دلائی کہ وہ ان ایام میں خاص التزام کے ساتھ الفضل کا مطالعہ کریں کیونکہ آجکل حضور کے سفرِ افریقہ کی رپورٹیں شائع ہو رہی ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ رپورٹیں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ایسے ایمان افروز واقعات اور تازہ بتازہ نشانات پر مشتمل ہوتی ہیں کہ ان کے مطالعہ سے ایمان کو ایک نئی تازگی اور پختگی حاصل ہوتی ہے اور دعاؤں کی طرف خاص توجہ ہوتی ہے۔ آپ نے تحریک فرمائی کہ ان ایام میں جبکہ حضور افریقی ممالک کا تبلیغی دورہ فرما رہے ہیں احباب خشوع و خضوع کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں حضور کا حافظ و ناصر اور معین و مددگار ہو۔ غلبۂ اسلام کے حق میں اس کے نہایت عظیم الشان نتائج ظاہر فرمائے اور حضور خیر و عافیت کے ساتھ کامیاب و کامران واپس تشریف لائیں۔

خاکسار کا بچہ عزیز انور اقبال سیفی دس بارہ روز سے بیمار ہے اس کی جلد شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(نسیم سیفی - ربوہ)

الجمعیۃ العلمیۃ کے تحت

۱۹ اپریل بروز اتوار ۱۲ بجکر ۲۰ منٹ پر جامعہ احمدیہ ہال میں محترم شیخ عبدالقادر صاحب "طوفانِ نوح" کے موضوع پر ایک تحقیقی مقالہ پیش فرمائیں گے احباب سے شمولیت کی درخواست ہے۔

منیر احمد چٹھہ
(الامین للجمعیۃ العلمیۃ بالجامعۃ الاحمدیۃ ربوہ)

بعض واقفین وقفِ عارضی حضور ایدہ اللہ اور دفتر کو اپنی رپورٹیں ارسال کرتے وقت اپنا وقف نمبر درج نہیں کرتے ہیں براہِ مہربانی وقف نمبر ضرور درج فرمایا کریں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن))

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس، ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۹ شہادت ۱۳۴۹ ہش

شانِ خاتم الانبیاءؐ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ مطبوعہ الفضل ۲۹ مارچ ۱۹۷۰ء میں فرمایا ہے کہ خاتم المرسلین۔ خاتم الانبیاء کا عارفانہ نعرہ ہم لگا سکتے ہیں۔ اِس ضمن میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام کا مطالعہ کرنا چاہیئے جنہوں نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان خاتم الانبیاء کو نہایت تفصیل سے بیان فرمایا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جس طرح حضور اقدس علیہ السلام نے اپنی نظم و نثر میں شان خاتم النبیین کو بیان فرمایا اس کی نظیر تمام اسلامی لٹریچر میں نایاب ہے۔ کچھ اقتباسات بطور نمونہ درج کئے جاتے ہیں۔ حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا نجوم میں نہیں تھا قمر میں نہیں تھا آفتاب میں بھی نہیں تھا وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا صرف انسان میں تھا یعنی انسانِ کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء سید الاحیاء محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام)

"اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ — الآیة

ایک خاص فیضان بھی ہے جو مشروط بشرائط ہے اور انہیں افراد خاصہ پر فائض ہوتا ہے جن میں اس کے قبول کرنے کی قابلیت و استعداد موجود ہے۔ یعنی نفوسِ کاملۂ انبیاء علیہم السلام پر جن میں سے افضل و اعلیٰ ذات جامع البرکات حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ دوسروں پر ہرگز نہیں ہوتا۔ اور چونکہ وہ فیضان ایک نہایت باریک صداقت ہے اور دقائقِ حکمیہ میں سے ایک دقیق مسئلہ ہے اس لئے خداوند تعالےٰ نے اول فیضان عام کو (جو بدیہی الظہور ہے) بیان کرکے پھر اس فیضان خاص کو بغرض اظہار کیفیتِ نور حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم ایک مثال میں بیان فرمایا ہے کہ جو اس آیت سے شروع ہوتی ہے مثل نورہٖ کمشکوٰۃٍ فیہا مصباح الخ اور بطور مثال اس لئے بیان کیا کہ تا اس دقیقۂ نازک کے سمجھنے میں ابہام اور دقّت باقی نہ رہے۔ کیونکہ معانیٔ معقولہ کو صورِ محسوسہ میں بیان کرنے سے ایک غبی و بلید بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ بقیہ ترجمہ آیات ممدوحہ یہ ہے اس نور کی مثال (فردِ کامل میں جو پیغمبر ہے) یہ ہے جیسے ایک طاق (یعنی سینہ مشروح حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم) اور طاق میں ایک چراغ (یعنی وحی اللہ) اور چراغ ایک شیشہ کی قندیل میں جو نہایت مصفّا ہے (یعنی نہایت پاک اور مقدس دل میں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دل ہے جو کہ اپنی اصلی فطرت میں شیشۂ سفید اور صافی کی طرح ہر یک طور کی کثافت اور کدورت سے منزّہ اور مطہّر ہے اور تعلقاتِ ماسوی اللہ سے بکلّی پاک ہے) اور شیشہ ایسا صاف کہ گویا ان ستاروں میں سے ایک عظیم النور ستارہ ہے جو کہ آسمان پر بڑی آب و تاب کے ساتھ چمکتے ہوئے نکلتے ہیں جن کو کوکب درّی کہتے ہیں (یعنی حضرت خاتم الانبیاء کا دل ایسا صاف کہ کوکب درّی کی طرح نہایت منور اور درخشندہ جسکی اندرونی روشنی اس کے بیرونی قالب پر پانی کی طرح بہتی ہوئی نظر آتی ہے) وہ چراغ زیتون کے شجرۂ مبارکہ سے (یعنی زیتون کے روغن سے) روشن کیا گیا ہے (شجرۂ مبارکہ زیتون سے مراد وجود مبارک محمدی ہے کہ جو بوجہ نہایت جامعیت و کمال انواع و اقسام کی برکتوں کا مجموعہ ہے جس کا فیض کسی جہت و مکان و زمان سے مخصوص نہیں بلکہ تمام لوگوں کے لئے علیٰ سبیل الدوام ہے اور ہمیشہ جاری ہے کبھی منقطع نہیں ہوگا) اور شجرۂ مبارکہ نہ شرقی ہے نہ غربی (یعنی طینت پاک محمدی میں نہ افراط ہے نہ تفریط بلکہ نہایت توسط و اعتدال پر واقع ہے اور احسن تقویم پر مخلوق ہے۔ اور یہ جو فرمایا کہ اس شجرۂ مبارکہ کے روغن سے جو چراغِ وحی روشن کیا گیا ہے۔ سو روغن سے مراد عقلِ لطیف نورانی محمدی معہ جمیع اخلاقِ فاضلہ فطرتیہ ہے۔ جو اس عقلِ کامل کے چشمۂ صافی سے پروردہ ہیں اور وحی کا چراغ لطائف محمدیہ سے روشن ہونا ان معنوں کرکے ہے کہ ان لطائف قابلہ پر وحی کا فیضان ہوا اور ظہور وحی کا موجب وہی ٹھہرے۔۔۔ سو اس جگہ اللہ تعالےٰ نے ظاہر فرمایا کہ چراغ وحی فرقان اس شجرۂ مبارکہ سے روشن کیا گیا ہے کہ نہ شرقی ہے نہ غربی۔ یعنی طینتِ معتدلۂ محمدیہ کے موافق نازل ہوا ہے جس میں نہ مزاج موسوی کی طرح درشتی ہے نہ مزاج عیسوی کی مانند نرمی بلکہ درشتی و نرمی اور قہر اور لطف کا جامع ہے اور مظہر کمال اعتدال اور جامع بین الجلال والجمال ہے اور اخلاقِ معتدلۂ فاضلہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کہ جو بمعیتِ عقلِ لطیف روغنِ ظہور و روشنئ وحی قرار پائی ان کی نسبت ایک دوسرے مقام میں بھی اللہ تعالےٰ نے آنحضرت کو مخاطب کرکے فرمایا ہے اور وہ یہ ہے اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ یعنی تو اے نبی! ایک خلق عظیم پر مخلوق و مفطور ہے۔ یعنی اپنی ذات میں تمام مکارم اخلاق کا ایسا متمم و مکمل ہے کہ اس پر زیادت متصور نہیں۔۔۔ اور زیتیل ایسا صاف اور لطیف کہ بن آگ ہی روشن ہونے پر آمادہ (یعنی عقل اور جمیع اخلاق فاضلہ اس نبی معصوم کے ایسے کمال موزونیت و لطافت و نورانیت پر واقعہ کہ الہام سے پہلے ہی خودبخود روشن ہونے پر مستعد تھے۔ نورٌ علیٰ نور۔ نور فائض ہوا نور پر (یعنی جبکہ وجود مبارک حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم میں کئی نور جمع تھے۔ سو ان نوروں پر ایک اور نور آسمانی جو وحئ الٰہی ہے وارد ہو گیا اور اس نور کے وارد ہونے سے وجود باجود خاتم الانبیاءؐ کا مجمع الانوار بن گیا۔"

(براہین احمدیہ)

"ہمارا نبی وہ نبیٔ کریم ہے جو ایسی خوشبو سے معطر کیا گیا ہے جو تمام مستعد طبیعتوں تک پہنچنے والی اور اپنی برکات کے ساتھ ان پر احاطہ کرنے والی ہے اور وہ نبی خدا کے نور سے بنایا گیا اور ہمارے پاس گمراہیوں کے پھیلنے کے وقت آیا اور اپنا خوبصورت چہرہ ہم پر ظاہر کیا اور ہمیں فیض پہنچانے کے لئے اپنی خوشبو کو پھیلایا اور اس نے باطل پر دھاوا کیا اور اپنے تاراج سے اس کو غارت کر دیا اور اپنی سچائی میں اجلیٰ بدیہیات کی طرح نمودار ہوا۔"

(نجم الہدیٰ)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ "الفضل"

خود خرید کر پڑھے

سکنڈے نیویا میں تبلیغ اسلام

تقریر محترم کمال یوسف صاحب مبلغ سکنڈے نیویا برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۹ء

(آخری قسط)

اس انقلاب کو عیسائی کلیسا اور مذہبی حلقہ نے کس حد تک تسلیم کیا ہے۔ اس ضمن میں کلیسا کے مشہور پادریوں کی آراء پیش ہیں۔

Schwarz Nielsen اپنے چرچ کے بلیٹن میں ادارتی مقالہ لکھتے ہوئے ڈنمارک کے عیسائی قارئین سے پوچھتے ہیں:۔

کیا تم لاشعوری طور پر مسلمان تو نہیں؟

اور پھر لکھتے ہیں:۔

"محققین کے ایک کمیشن نے ڈنمارک کے عوام سے یہ استصواب کیا کہ کیا وہ جانتے ہیں کہ مسیح کون ہے اور اس کی کیا اہمیت ہے؟

بہتوں نے تو اس بارہ میں لاعلمی کا اظہار کیا اور اکثریت نے یہ کہا کہ مسیح ایک قسم کے نبی تھے۔ جنہوں نے خدا کی شریعت کو پورا کیا۔

اب ہمارے لئے یہ کس قدر فکر کی بات ہے۔ محققین کی تحقیق سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوتی جا رہی ہے کہ ڈنمارک کا مذہبی رجحان اس عالمی مذہب سے انتہائی مطابقت رکھتا ہے۔ جو ان گرمیوں میں بڑی مضبوطی کے ساتھ سرزمین ڈنمارک میں مسجد کے افتتاح کے ساتھ اپنے پاؤں جما چکا ہے۔ میرا مطلب اس سے اسلام ہے جو دین محمدؐ ہے اور اس کے ماننے والوں نے نصرت جہاں مسجد کی تعمیر کی ہے۔

پانی کے دو قطروں کی طرح اسلام اور ڈنمارک کے لوگوں کی مزعومہ عیسائیت ایک دوسرے کے مشابہ ہیں۔ صرف اتنا فرق ہے کہ ایک "خدا" کا لفظ استعمال کرتا ہے اور دوسرا اس بجائے "اللہ" کا ایک "نبی" کا لفظ استعمال کرتا ہے۔ اور دوسرا اس کی جگہ "محمد" کا۔"

اسی طرح ڈینش کلیسا کا ایک مشہور پادری Bertil Wiberg چرچ کے سالانہ کی رپورٹ میں لکھتا ہے۔

"ایکٹو اسلام سکنڈے نیویا کی جماعت احمدیہ کا شائع کردہ رسالہ ہے جب اس نے مشن کے قیام کا اعلان چند سال ہوئے کیا تو بہتوں کے لئے حیرانی کا موجب ہوا۔ اور کچھ تو زیر لب مسکرا کر پوچھنے لگے کیا اب کسی مشرق سے یہ ڈول اور جوتے کے علاوہ مذہب کی بھی درآمد ہوگی؟ یہ ایک ناقابل یقین خبر تھی مگر تھی درست۔ اسلام نے اپنے قدم مضبوطی سے جما لئے ہیں۔ گو ان کی ابتدا کمزور ہے۔ مگر جس وقت سینٹ آسنگر نے اس ملک میں عیسائیت کی بنیاد رکھی تھی اس وقت اس کی بنیاد بھی کمزور ہی تھی۔"

اب پادری ہنرک بینڈرسین کی رپورٹ سنئے وہ لکھتے ہیں:۔

"جب ہم تبلیغی مشن کا لفظ بولتے ہیں تو از خود ہمارے ذہن میں "انجیل کی تبلیغ کا تصور آتا ہے۔ جو ہم دینوں یہودیوں اور مسلمانوں میں کرتے ہیں۔ ہم عیسائی صدیوں سے اس تصور کے عادی ہیں۔ لیکن کوپن ہیگن میں مسجد نصرت جہاں کی تعمیر ہماری آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے۔ اسلام ایک لمبے جمود کے بعد دوبارہ فعال تبلیغی مشن بن گیا ہے اور اب (جماعت احمدیہ) نے بڑے منظم طریق سے پروگرام بنا کر عالمی سطح پر تبلیغ شروع کر دی ہے۔ ...... اور یہ ایک ایسی عالمی تحریک ہے جو عیسائیت کا جواب ہے"

جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی سے متاثر ہو کر عیسائی پادریوں نے تحقیق کے لئے ایک کمشن مقرر کیا۔ اس کمشن نے حال ہی میں ایک کتاب "شمالی یورپ میں اسلام اور جماعت احمدیہ پر ایک نظر" کے عنوان سے لکھی ہے۔ یورپ میں ہماری تبلیغ پر عیسائی پادریوں کی طرف سے یہ پہلی کتاب ہے۔ اس کا ایک اقتباس عرض ہے وہ لکھتے ہیں:۔

"۱۹۶۷ء میں کوپن ہیگن کے ایک محلہ میں مسجد کا افتتاح کیا گیا۔ یہ اس بات کی روشن دلیل ہے کہ تبلیغ عیسائیوں کی اجارہ داری نہیں رہی۔ ..... بلکہ اب ایک غیر ملکی مذہب یعنی اسلام جاگ رہا ہے۔ اور عیسائیوں کی صدیوں کی تبلیغ کا منہ توڑ جواب دینے لگا ہے۔ اور یہ بات ہمیں دو چیلنج دیتی ہے۔ ایک یہ کہ نصرت جہاں مسجد کی تعمیر پر ہمارا کیا ردعمل ہے۔ اور دوسرا شمالی یورپ میں اسلام کی موجودگی۔

یہ دو زبردست چیلنج ہیں جو شمالی یورپ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی جدوجہد پیش کرتی ہے۔"

ہماری ذمہ داریاں

اسلامی ممالک سے آئے ہوئے یورپ میں مقیم مسلمانوں کو بھی اب بڑی تیزی سے یہ احساس ہو رہا ہے۔ کہ اگر ہم نے لمبا عرصہ یورپ میں رہنا ہے۔ تو ہماری نسلوں میں اسلام کی بقا کے لئے سوائے اس کے کوئی اور چارہ نہیں کہ ہم احمدیت کو قبول کر لیں ورنہ فتنۂ دجال سے ہماری نسلیں کبھی محفوظ نہیں رہ سکتیں اور یورپ میں بجز جماعت احمدیہ کے مسلمان بچوں اور بالغوں کی تعلیم و تربیت کی کوئی جماعت پرسان حال نہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ یورپ میں مقیم مسلمان بچوں کی اکثریت اور عیسائی بچوں میں مذہباً بجز نام کے کوئی فرق نہیں رہا۔ ادھر یورپ کے عیسائی نوجوانوں میں بہت بے چینی ہے۔ ابتدا میں تو اکثر طلبہ کے دل میں حق کی جستجو ہوتی ہے۔ مگر ہدایت کے ذرائع محدود ہو سکتے ہیں۔ اور دوسری طرف گمراہی کا دباؤ اتنا سخت ہوتا ہے کہ بجائے سکون قلب حاصل ہونے کے وہ اور بھی پریشان ہو جاتے ہیں۔ اور آئے دن کی ہڑتالیں قانون شکنی اور ہپی ازم کے مظاہرے اس بے چینی کا اظہار اور تہذیب عیسائیت کے خلاف احتجاج ہے۔ مسلمانوں کی آئندہ نسلوں کی حفاظت اور عیسائی نوجوان کے لئے ہدایت کے سامان مہیا کرنا۔ اور حق جو سعید روحوں کو دین واحد پر جمع کرنے کی ذمہ داری ہم سے زبردست قربانیوں کا مطالبہ کرتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان الفاظ میں ہمیں توجہ دلاتے ہیں:۔

"مسیحائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر تازگی اور روشنی کا دن آئیگا۔ جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے۔ اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔ لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں۔ اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں۔"

(فتح اسلام)

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول میں داخلہ

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ کے سالانہ نتائج کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ نرسری اور باقی کلاسز میں داخلہ شروع ہے۔ جو ۳۰ اپریل تک جاری رہے گا۔ اپنے بچوں کو مرکز میں تعلیم دلانے والے احباب ادارہ ہذا کی خدمات سے استفادہ کریں۔

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول عرصہ تیرہ سال سے زیر اہتمام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کامیابی کے ساتھ چل رہا ہے۔ تعلیم و تربیت، نیز دینیات پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ ادارہ ہذا کو حضرت سیدہ ام متین صاحبہ ایم اے صدر لجنہ کی ذاتی توجہ اور نگرانی کا شرف حاصل ہے۔ لڑکوں کے لئے پانچویں تک اور لڑکیوں کیلئے آٹھویں تک انتظام ہے۔ یکم مئی سے جماعت نہم کا اجرا بھی کیا جا رہا ہے۔ احباب کرام لجنہ مرکزیہ کے اس تعلیمی ادارہ سے تعاون فرما کر اسے کامیاب بنانے میں ہماری حوصلہ افزائی فرمائیں۔

(ہیڈ مسٹرس فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ)

تصحیح

الفضل ۵ شہادت (۵ اپریل) کے صفحہ ۳ پر کمال یوسف صاحب مبلغ سکنڈے نیویا کی تقریر کی دوسری قسط کے تیسرے کالم میں ایک اخبار کے عیسائی ایڈیٹر کا ایک حوالہ شائع ہوا ہے جس کا ایک حصہ صحیح رنگ میں شائع نہیں ہو سکا۔ مندرجہ ذیل فقرات بھی اسی عیسائی ایڈیٹر کے ہیں:۔

"مسجد کی فضا ایک عجیب امن اور روحانی سکون سے پڑھتی اور ماحول کے وسط میں جیسے کتاب مونے کے کسی واقعہ نے تجسم اختیار کر لیا ہو۔ قوموں کے سردار کی طرح حضرت خلیفۃ المسیح مرزا ناصر احمد صاحب جلوہ افروز تھے۔ آپ کی زبردست شخصیت آپ کی عظمت کو ظاہر کرتی تھی۔ اور آپ کا تقدس جو آپ کی شخصیت کا سب سے نمایاں پہلو تھا ہر انسان کو غیر معمولی رنگ میں متاثر کر رہا تھا اس کیفیت کو اور بھی دو چند کر دیا۔ جبکہ آپ نے ان الفاظ سے پریس کانفرنس کا افتتاح فرمایا کہ میں تو امن لے کر آیا ہوں تشدد کا حامی نہیں اور دامن کا سفیر بنکر آپ کے پاس آیا ہوں تا کہ لوگوں کے سینے خدا کے لئے کھلا دوں اور دلوں کو جوڑ دوں۔"

گوردوارہ پنجہ صاحب میں چند گھنٹے

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل

حضرت بابا نانک علیہ الرحمۃ سکھوں کے مقدس بزرگ ہیں۔ وہ انہیں سکھ دھرم کا بانی قرار دیتے ہیں۔ تاریخی واقعات سے ثابت ہے کہ حضرت بابا صاحب موصوف اگرچہ ایک ہندو گھرانے میں پیدا ہوئے مگر ہندومت انہیں اطمینان نہ دے سکا۔ اس لئے وہ تلاشِ حق میں مختلف بزرگوں بالخصوص مسلمان اولیاء کے پاس گئے۔ بعض مقدس مقامات پر انہوں نے چلّے کئے۔ آخر ان پر واضح ہوگیا کہ ان کی تسلی اور طمانیت اسلام میں ہے۔ انہوں نے اسلام کو قبول کر لیا۔ اور پھر بیت اللہ کا حج بھی کیا۔ جماعت احمدیہ کے نزدیک حضرت بابا نانک اولیاء اللہ میں داخل ہیں۔ ان پر اللہ تعالےٰ کا الہام نازل ہوتا تھا۔ وہ ایک صاحبِ رویا وکشوف مسلمان بزرگ تھے۔

سکھ قوم نے متعدد مقامات پر گورو صاحب کی یادگاریں قائم کر رکھی ہیں۔ جن میں سے ایک حسن ابدال ضلع کیمبل پور میں گوردوارہ پنجہ صاحب کے نام سے موسوم ہے۔ پاکستان بننے کے بعد بھی بیساکھی کے ایام میں اس مقام پر ایک خاص میلہ ہوتا ہے۔ اور اب بھی دُور دور سے سکھ یاتری اس مقام پر آتے ہیں۔

۹ تا ۱۱ اپریل مجھے محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب کی معیت میں ایک جماعتی کام کے سلسلہ میں پشاور جانا پڑا۔ محترم مرزا صاحب موصوف ۱۱ اپریل کی شام کو واپس سرگودہا تشریف لے آئے۔ مجھے پشاور کی احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن سے ایک خطاب کے سلسلہ میں رکنا پڑا۔ میں بارہ اپریل کو براستہ کیمبل پور واپس ہوا۔ یہ ایام حسن ابدال میں سکھوں کی یاترا کے ایام تھے۔ اس لئے میں نے تبلیغی نقطۂ نگاہ سے وہاں جانا مناسب سمجھا۔ چنانچہ میں کیمبل پور سے مربی سلسلہ عزیزم مولوی عطاء الکریم صاحب شاہد کی معیت میں چند گھنٹوں کیلئے گوردوارہ پنجہ صاحب کو دیکھنے کے لئے گیا۔ وہاں پر گیانی عباد اللہ صاحب کی موجودگی کے باعث ہمیں پوری سہولت حاصل ہوئی۔ یہ گوردوارہ ایک روایت کی یاد میں قائم ہے۔ ایک بڑا چشمہ اس مقام پر جاری ہے ایک بڑا گوردوارہ وہاں پر قائم ہے۔ اس جگہ ایک پتھر میں ایک بڑے ہاتھ کی پانچ انگلیوں کا نشان کندہ ہے۔ یہ پنجہ کا نشان سکھ صاحبان کی عقیدت کا محور ہے۔ چشمہ میں مرد و عورتیں اور بچے اشنان (غسل) کرنا بابرکت سمجھتے ہیں۔ اور پنجہ پر ہاتھ لگانے کو ایک عبادت تصور کیا جاتا ہے۔ دوپہر کے قریب جب ہم گوردوارہ میں داخل ہوئے تو گوردوارہ کے اندر ایک خاتون نہایت وقار سے گرنتھ صاحب کا پاٹھ کر رہی تھیں۔ ان کے اردگرد کچھ مرد اور عورتیں بیٹھے ہوئے سن رہے تھے۔ مگر یاتری بڑی تعداد میں جوان اور بوڑھے کھانا حاصل کرنے کی خاطر باہر قطاروں میں بیٹھے تھے۔ ہمیں بتایا گیا تھا کہ ابھی ان سب میں ترتیب سے کھانا تقسیم کیا جائے گا۔ اس دوران بہت سے لوگ اِدھر اُدھر پھر رہے تھے۔ کچھ لوگ چشمہ کے پانی میں جو گدلا نظر آ رہا تھا نہا رہے تھے۔ گوردوارہ میں ننگے پاؤں داخل ہونے کا طریق ہے۔

جب ہم گوردوارہ دیکھ کر باہر بازار میں آئے تو دیکھا کہ بیسیوں سکھ مرد اور عورتیں بازار میں مختلف اشیاء خرید رہے تھے۔ معلوم ہوا کہ مخصوص اوقات میں گوردوارہ میں حاضری بھرپور ہوتی ہے۔ باقی وقتوں میں گرنتھ صاحب کے پاٹھ کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ خاتمہ پر بڑا اجتماع ہوتا ہے۔ جو خاص وقت سمجھا جاتا ہے یہ بھی پتہ لگا کہ سکھ یاتریوں کی تعداد پانچ چھ ہزار تھی۔ جن میں سے دو ہزار کے قریب بھارت سے آئے تھے۔ کچھ کابل سے بھی آئے تھے۔ شاید چند تھائی لینڈ سے بھی حاضر ہوئے تھے۔ ان سکھ صاحبان کی بڑی تعداد مذہب کے لئے سنجیدہ نظر آتی تھی۔ جن سے ہمیں ملنے یا مختصر بات کرنے کا موقعہ ملا۔ وہ تپاک سے ملے۔ ان کی اکثریت محترم گیانی عباد اللہ صاحب کو جانتی اور ان کا احترام کرتی تھی۔ ان میں سے کئی صاحبان نے ذکر کیا کہ ہم پاکستان ریڈیو سے پنجابی دربار باقاعدہ سنتے ہیں۔ ان یاتریوں میں بچے بھی تھے۔ اور عورتوں کی بھی خاصی تعداد تھی۔ اس موقعہ پر بحیثیت مجموعی سکھ قوم کی مذہبی لگن کا اثر دل پر ہوتا ہے۔ تقسیم ملک کے بعد ان کے بعض مقدس مقامات پاکستان میں آ گئے ہیں جن میں سے ایک گوردوارہ پنجہ صاحب بھی ہے۔ ان کا اس طرح اہتمام سے اس گوردوارہ کی زیارت کے لئے آنا بلاشبہ ان کی مذہبی روح کا آئینہ دار ہے۔ یہ درست ہے کہ سارے لوگ خالص مذہب کے لئے نہیں آتے۔ مگر اکثریت کا انداز بتلاتا ہے کہ ابھی سکھ قوم مذہب سے وابستگی رکھتی ہے۔ اور ان کے دلوں میں واہگرو (خدا تعالےٰ) کے پانے کے لئے جستجو موجود ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ یہ لوگ اب بھی حضرت بابا نانک علیہ الرحمۃ کے طریق کو اختیار کو اختیار کریں بلکہ اگر ان کے اقوال و اعمال پر ہی گہری نظر ڈالیں۔ تو ان کے لئے اسلام کی حقانیت کو پالینا کچھ مشکل نہیں۔ کاب تو مسخ شدہ تاریخی واقعات اور کچھ غلط روایات و رسوم نے انہیں اسلام سے دور کر رکھا ہے۔ لیکن بہرحال اصل میں یہ قوم ایک توحید پرست قوم تھی اس لئے ہمارا فرض ہے کہ جس طرح بھی ممکن ہو خالصہ بھائیوں تک خالص اسلامی توحید کو پہنچائیں۔ تا پھر وہ اصل حق پر قائم ہو جائیں۔ ان کی مذہبی لگن امید دلاتی ہے۔ کہ ان کی ایک معقول تعداد کسی نہ کسی وقت ضرور حلقہ بگوش اسلام ہوگی۔

گوردوارہ پنجہ صاحب کے اس منظر کو دیکھ کر یہ ضرور کہنا پڑتا ہے کہ سکھ صاحبان میں اپنے مذہب اور عقائد کے لئے کافی خلوص ہے۔ بے شک ان کے بڑے طبقہ پر بھی دوسرے اہلِ مذاہب کی طرح سیاست کا بھوت سوار ہے۔ مگر ایک گروہ ضرور ایسے لوگوں کا ہے جو اپنے مذہب پر خلوص سے عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔

سکھوں کے ہاں بیساکھی کا اشنان ایک مقدس اشنان سمجھا جاتا ہے۔ دربار صاحب امرتسر میں بھی اس موقعہ پر بڑا اژدحام ہوتا ہے۔ یہ موقعہ گندم کی کٹائی سے عین پہلے رکھا گیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان کے کسی بزرگ نے انہیں یہ سبق دینا چاہا تھا کہ پاک صاف جسم اور پاک صاف دل کے ساتھ خدا کے دیئے ہوئے غلہ اور اناج کی برداشت کرنے کی مہم کا آغاز کرو۔ تا تم زمینی اور آسمانی برکات سے بہرہ ور ہو سکو۔ مگر سکھ قوم عموماً اس روحانی سبق کو بھول چکی ہے۔ وہ شراب کے نشے میں مخمور ہوتے ہیں۔ اور اخلاقی تعلیمات کو پس پشت پھینک دیتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ یہ قوم روز بروز تنزل کے گڑھے میں گر رہی ہے۔ اللہ تعالےٰ دنیا کی ساری قوموں کے لئے ہدایت کے سامان پیدا فرمائے۔ اور اسلام کے نور سے سب کو منور کرے۔

آمین یا رب العالمین

درخواست ہائے دعا

--۰ (۱) میرے والد بزرگوار مکرم خان میر خان صاحب بہت بیمار ہیں اور کمزوری بڑھتی جا رہی ہے۔ اب انہیں بغرض علاج سرگودہا لے جایا گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔ حبیب اللہ خان دارالرحمت وسطی ربوہ)

--۰ (۲) خاکسار ۹-۱۰ روز سے بعارضہ شدید بخار اور درد گردہ بیمار ہے۔ نیز خاکسار کے بچے بھی بیمار ہیں۔ احباب کرام سے صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(شیخ محمود احمد رشید مولوی فاضل واقفِ زندگی ربوہ)

--۰ (۳) عزیزہ فہمیدہ پروین چند روز سے بیمار ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ عزیزہ کو صحت عطا فرمائے۔ احمد خان پٹواری مہتہ سوجا ضلع شیخوپورہ

--۰ (۴) مکرم ملک محمد طفیل صاحب گھٹنوں کی دردوں کی وجہ سے چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (رشید احمد لاہور)

اعلان ولادت

میری لڑکی عزیزہ صادقہ اہلیہ عزیز جاوید محمود صاحب دہرہ کو اللہ تعالےٰ نے ۲۲-۳-۷ کو بچی عطا فرمائی۔ عزیزی نومولودہ شیخ میاں منور دین صاحب دہرہ کی پوتی اور میاں شمس الدین صاحب لاہور کی پڑپوتی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولودہ کو نیک صالحہ اور خادمہ دین بنائے۔ خاکسار محمد احمد دہرہ ڈھاکہ

--۰ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ:۔

"فوری ضرورتوں پر کام آنے والے روپے کے سوا جو روپیہ دوستوں کا بنکوں میں جمع ہے وہ بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہونا چاہیئے۔"

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

ہر ماہ کی بیس تاریخ تک لازمی چندہ جات مرکز میں بھجوا دیئے جایا کریں (ناظر بیت المال مدربوہ)

خلیفۂ وقت سے دِلی وابستگی ضروری ہے

تاریخ شاہد ہے کہ خلافت کا قیام ہر امت کے لئے بابرکت رہا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافتِ راشدہ کا دَور شروع ہوُا اور مسلمان جب تک نظامِ خلافت سے وابستہ رہے ترقی کرتے چلے گئے اور جب انہوں نے اس سے روگردانی کی تو وہ کہاں سے کہاں تک جا پہنچے یہ تاریخ کا ایک کھلا اور عبرت انگیز ورق ہے۔ اب اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کو مبعوث فرمایا۔ احادیث میں وعدہ دیا گیا تھا کہ

ثم تکون الخلافة علیٰ منہاج النبوۃ (مشکوٰۃ)

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب "الوصیت" میں اس خدائی وعدہ کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں :-

"سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک کہ میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دیگا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔"

اِس خدائی وعدہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ امتِ محمدیہ میں مسیح موعود کے بعد قدرتِ ثانیہ کی برکات و فیوض کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ اِس وقت ہمارے تیسرے خلیفہ حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب امام جماعتِ احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز مسندِ خلافت پر متمکن ہیں اور ہم خدا کے فضل اور رحم سے اس خلافت کی عظیم برکات سے مستفید ہو رہے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں ہم پر بہت سی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں کیونکہ خدائی نعمت کی صحیح قدر کرنا مومن کا فرض ہوتا ہے۔ پس ہمارا اوّلین فرض ہے کہ ہم خود کو اس خدائی کرم کے جذب کرنے کے مستحق بنالیں اور اپنے قول و فعل کو خدائی رنگ میں رنگین کر لیں اور خلیفۂ وقت کی اطاعت میں محو ہو کر اسلام کیلئے ہر قسم کی جانی، مالی و قالی قربانیوں کے لئے ہر لحظہ ہر لمحہ و ہر آن تیار رہیں اور ہمارے کان مستعد رہیں کہ کب خلیفۂ وقت معروف حکم فرمائیں اور ہم ان کی بجا آوری میں تن، من، دھن کی بازی لگا دیں۔ اور ہمیشہ خلیفۂ وقت سے اپنا ذاتی تعلق مضبوط کرنے کی کوشش کرتے رہا کریں۔ خلیفۂ وقت کی خدمت میں دعا کیلئے التجا کرتے رہیں کیونکہ خلیفۂ وقت کی دعائیں عند اللہ زیادہ قبولیت کا شرف پاتی ہیں ہمارا یہ بھی فرض ہے کہ ہم اس بابرکت وجود کے لئے شب و روز دعاؤں میں مصروف رہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام امامِ وقت کی شان بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"وہ روحانی طور پر محمدی فوجوں کا سپہ سالار ہوتا ہے اور خدا تعالےٰ کا ارادہ ہوتا ہے کہ اس کے ہاتھ پر دین کی دوبارہ فتح کرے اور تمام لوگ جو اس کے جھنڈے کے نیچے آتے ہیں ان کو بھی اعلےٰ درجہ کے قویٰ بخشے۔"

(ضرورۃ الامام صفحہ ۶)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

من اطاع امیری فقد اطاعنی۔

جس نے میرے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ امیر کی اطاعت کرو خواہ وہ حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ خلیفۂ وقت کا مقام تو بہت ہی ارفع ہے کیونکہ وہ تو امیر المومنین ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ۔

اِس آیت میں اللہ تعالےٰ نے خلافت کے منکروں کو فاسق قرار دیا ہے۔

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ خلیفۂ وقت کی اطاعت کی اہمیت کے متعلق فرماتے ہیں :-

"میں نے متواتر جماعت کو بتایا ہے کہ خلافت کی بنیاد محض اور محض اِس بات پر ہے الامام جُنّۃٌ یُقاتَلُ من ورائہ یعنی امام ایک ڈھال ہوتا ہے اور مومن اس ڈھال کے پیچھے لڑائی کرتا ہے مومن کی ساری جنگیں امام کے پیچھے کھڑے ہو کر ہوتی ہیں۔ اگر ہم اِس مسئلہ کو ذرا بھی بھلا دیں، اس کی قیود کو ڈھیلا کر دیں اور اس کی ذمہ داریوں کو نظر انداز کر دیں تو جس غرض کے لئے خلافت قائم ہے وہ مفقود ہو جائے گی۔ اگر ایک امام اور خلیفہ کی موجودگی میں انسان یہ سمجھے کہ ہمارے لئے کسی آزاد تدبیر اور مظاہرہ کی ضرورت ہے تو پھر خلیفہ کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ امام اور خلیفہ کی ضرورت یہی ہے کہ ہر قدم جو مومن اٹھاتا ہے اپنی مرضی اور خواہشات کو اس کی مرضی اور خواہشات کے تابع کرتا ہے۔ اپنی آرزوؤں کو اسکی آرزوؤں کے تابع کرتا ہے اور اپنے سامانوں کو اسکے سامانوں کے تابع کرتا ہے۔ اگر اس مقام پر مومن کھڑے ہو جائیں تو ان کے لئے کامیابی اور فتح یقینی ہے۔"

(الفضل ۴ ستمبر ۱۹۳۷ء)

پھر حضور رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں :-

"میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ خواہ تم کتنے ہی عقلمند اور مدبّر ہو اپنی تدابیر اور عقلوں پر چل کر دین کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے جب تک تمہاری عقلیں اور تدبیریں خلافت کے ماتحت نہ ہوں اور تم امام کے پیچھے پیچھے نہ چلو ہرگز اللہ تعالےٰ کی مدد اور نصرت تم حاصل نہیں کر سکتے۔ پس اگر تم خدا تعالےٰ کی نصرت چاہتے ہو تو یاد رکھو اس کا کوئی ذریعہ نہیں سوائے اس کے کہ تمہارا اُٹھنا، بیٹھنا، کھڑا ہونا اور چلنا اور تمہارا بولنا اور خاموش ہونا میرے ماتحت ہو۔" (ایضاً)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۲۴ جنوری ۱۹۶۰ء کو جماعتِ احمدیہ کے سالانہ جلسہ کے موقع پر جماعت کے تمام افراد کو کھڑا کر کے ان سے یہ عہد لیا کہ :-

"ہم نظامِ خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے آخر دم تک کے لئے جدوجہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تاکہ قیامت تک خلافتِ احمدیہ محفوظ ہوتی چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔"

(الفضل ۱۶۔ فروری ۱۹۶۰ء)

یہ عہد ہماری جماعت کے تمام افراد کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہیئے اور انہیں اللہ تعالےٰ کے حضور سربسجود ہو کر بہت دعائیں کرنی چاہئیں کہ وہ ہمیں خلافتِ احمدیہ کے قیام و استحکام کے لئے ہر قسم کی قربانیوں سے کام لینے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ دُنیا میں اسلام اور احمدیت کی سربلندی حاصل ہو اور قیامت تک اسلام کا جھنڈا دُنیا کے تمام جھنڈوں سے اُونچا لہراتا رہے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں خلافت پر سچا ایمان رکھنے اور اس کے تسلسل کو قیامت تک جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بالآخر یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ ان مبارک ایام میں جب کہ ہمارے پیارے امام ہمام ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز افریقہ کے تاریک برِّ اعظم کو نورِ اسلام سے منور کرنے کے لئے تشریف لے جا چکے ہیں ہمارا فرض ہے کہ اپنی ساری دعائیں حضور کے اس مقدس سفر کی کامیابی اور حضور کے کامیاب مراجعت کے لئے وقف کر دیں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

(خاکسار شہزادہ قمر الدین مبشر آف ٹوبہ ٹیک سنگھ) (ربوہ)

ضروری اعلان

صیغہ امانت تحریک جدید میں ایک عدد چابی اور ایک عدد نظر کی عینک کسی دوست کی رہ گئی ہے۔ یہ چیزیں جن صاحب کی ہوں آ کر لے جائیں۔

ملک محمد احمد
نائب افسر امانت تحریک جدید

عطیہ جات برائے دارالاقامۃ النصرۃ ربوہ

دوستوں کو معلوم ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ؓ کے فیصلہ کے مطابق ۱۹۶۲ سے ربوہ میں ایک ہوسٹل بنام دارالاقامۃ النصرۃ قائم ہے جس میں نادار اور یتیم طلباء رہائش رکھتے ہیں اس ادارے کے تمام اخراجات احباب جماعت کے عطیہ جات سے پورے کئے جاتے ہیں۔

اس ادارے کے لئے یہ دوست ماہوار عطیہ عنایت فرماتے ہیں۔

مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب
مکرم سید عبدالرزاق شاہ صاحب
مکرم مولوی سلطان محمود انور صاحب
مکرم چوہدری عبدالواحد صاحب
مکرم مرزا غلام احمد صاحب
مکرم ڈاکٹر محمود احمد صاحب تنزانیہ
مکرم حضرت مولوی محمد دین صاحب صدر۔ صدر انجمن احمدیہ
مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر۔
مکرم ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب سول ہسپتال گوجرانوالہ
محترمہ حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا
محترمہ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا
محترمہ بیگم صاحبہ مکرم ڈاکٹر عبداللطیف صاحب سرگودھا

اور بعض دوست گاہے گاہے عطیہ جات بھجواتے رہتے ہیں جن دوستوں نے ماہ امان/مارچ میں عطیہ جات بھجوائے ہیں ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں

مکرم مولوی محمد احمد صاحب جلیل جامعہ احمدیہ ربوہ .. — ۳ روپے
مکرمہ جمیلہ بیگم صاحبہ بنت مکرم شیخ مبارک احمد صاحب فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ .. — ۵
مکرم محمد داؤد احمد صاحب غلہ منڈی سانگلہ ہل .. — ۱۰ روپے
مکرمہ امتہ المالک صاحبہ بذریعہ مکرم " " .. — ۲۰ روپے
مکرم قریشی نورالحق صاحب تنویر جامعہ احمدیہ ربوہ .. — ۵ روپے
مکرم میجر سید سعید احمد صاحب آفیسرز کالونی ۱۶۸ دالش روڈ لاہور چھاؤنی .. — ۱۰ روپے
مکرم میجر مبارک احمد صاحب بذریعہ مکرم صوفی محمد ابراہیم صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ .. — ۶۰ روپے
مکرمہ بشریٰ محمود صاحبہ c/o المنیر ۹/۳۷ محمد علی سوسائٹی کراچی نمبر ۸ .. — ۲۵ روپے
مکرم سردار نور احمد مرتضیٰ صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ .. — ۲ روپے
مکرم عبدالقیوم صاحب خاندتی پرانی انار کلی لاہور ۶۰ — ۱۵ روپے
مکرم عبدالرحمٰن صاحب محاسب راولپنڈی .. ۹۰ روپے
مکرم مبارک احمد صاحب طاہر وکالت مال تحریک جدید .. — ۳ روپے
مکرم بشیر احمد صاحب خادم کوٹھی البشریٰ ربوہ .. — ۱ روپے
مکرم میاں غلام احمد صاحب الفاف کمپنی لائل پور بذریعہ اکاؤنٹنٹ پرنسپل جامعہ احمدیہ .. — ۱۱۰ روپے
مکرم محمد سلیم صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ .. — ۱ روپے
مکرم ملک غلام فرید صاحب .. — ۵۰ روپے
مکرم حاجی شریف احمد صاحب چک ۲۳/ڈی۔ این۔ بی۔ ضلع بہاولپور .. — ۵ روپے
مکرم حمید احمد صاحب خالد ربوہ ۳۷ — ۰ روپے
مکرم ملک عطاء الرحمٰن صاحب منڈی بہاؤالدین .. — ۱ روپے
مکرم خلیل احمد صاحب ۱۲۰/۷ ماڈل ٹاؤن لاہور (بذریعہ پرنسپل صاحب جامعہ نصرت) .. ۱۰ روپے
مکرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب سرگودھا .. — ۵ روپے
مکرم افتخار احمد صاحب مری پور ہزارہ ۵۰ — ۲۷ روپے
مکرم حمید اللہ صاحب خادم معرفت قریشی احمد شفیع صاحب .. — ۳ روپے
مکرم محمد اکرم صاحب محاسب گوجرانوالہ .. — ۱۸ روپے
مکرم عبدالرحمٰن صاحب محاسب راولپنڈی .. — ۲۰ روپے
مکرم مجید احمد صاحب حلقہ کینال پارک لاہور .. — ۱۵ روپے

مکرم راجہ نذیر علی صاحب شاہ نگر لاہور .. — ۵ روپے
" قمر احمد صاحب قریشی حلقہ ماڈل ٹاؤن لاہور .. — ۳۱ روپے
" محمد یعقوب صاحب بھٹیہ اوجھرہ سیالکوٹ .. — ۲۵ روپے
" عبدالحمید صاحب سیکرٹری بھکر ضلع میانوالی — ۵ روپے
" امیر صاحب جماعت احمدیہ چنیوٹ ضلع جھنگ . — ۳۰ روپے
محترمہ بشریٰ بشیر صاحبہ جامعہ نصرت بذریعہ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ — ۱۰ روپے
مکرم عبدالقادر صاحب سیکرٹری رحمٰن پورہ لاہور — ۱۲ روپے
مکرمہ فاطمہ خاتون صاحبہ اہلیہ راجہ محمد افضل صاحب فیکٹری ایریا ربوہ — ۲۰ روپے
دفتر لجنہ اماء اللہ . — ۵ روپے
مکرم عبدالغفار صاحب سیکرٹری سرگودھا شہر .. — ۲۶ روپے
" چوہدری نذیر احمد صاحب سیکرٹری منڈی بہاؤالدین . — ۲ روپے
" عبدالستار صاحب سیکرٹری دارالرحمت شرقی ربوہ .. — ۲ روپے
" محمد اسمٰعیل صاحب چک ۳۹۰ گ ب ضلع ملتان .. — ۱۰ روپے
" مولوی بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے ربوہ .. — ۵ روپے
محترمہ سیدہ زہرہ بیگم صاحبہ لطیف آباد۔ حیدرآباد .. — ۱۰ روپے
محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ بیگم شاہ نواز صاحب .. — ۲۵ روپے
مکرم نذیر احمد صاحب گوالمنڈی لاہور .. — ۱۰۰ روپے
مکرم قریشی عبدالرحمٰن صاحب منزل گاہ سکھر .. — ۵ روپے
جماعت احمدیہ نوشہرہ کینٹ .. — ۵۰ روپے
مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب ربوہ .. — ۳۰ روپے
مکرم عبدالقیوم پرانی انار کلی لاہور از طرف مکرم عابد علی صاحب ۸۵ — ۱۱ روپے
مکرم عبدالسلام صاحب بھٹی دارالصدر غربی ربوہ از طرف مکرم ابراہیم خلیل صاحب — ۵ روپے
مکرم سیکرٹری صاحب جماعت احمدیہ گوجرانوالہ .. — ۵۰ روپے
مکرم عادل ایاز صاحب کھاریاں ضلع گجرات .. — ۵ روپے
مکرم شیخ محمد یوسف صاحب سیکرٹری مال لائل پور ۲۵ — ۱۲ روپے
مکرم حفیظ احمد صاحب لودھان ڈیرہ غازی خان . — ۲۰ روپے
مکرم ملک لال خان صاحب سیکرٹری ہری پور ہزارہ ۵۰ — ۶ روپے
مکرم محمد حنیف صاحب سیکرٹری رسالپور ۲۸ — ۲۷ روپے
دفتر بیت المال بحساب جماعت بہاولپور ۵۰ — ۲۰ روپے
مکرم محمد عیسٰی خان صاحب سیکرٹری مال کوئٹہ . — ۲ روپے
مکرم ڈاکٹر محمد خان صاحب علی پور ضلع ملتان — ۱۵ روپے
مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب سیالکوٹ . — ۵ روپے
مکرم مرزا عبدالرحمٰن صاحب محاسب کراچی .. — ۵۳ روپے

قائدین خدام الاحمدیہ فوری توجہ فرمائیں

ماہ شہادت (اپریل) خدام الاحمدیہ کے سال کا چھٹا ماہ ہے اور اس ماہ کے آخر پر تمام مجالس کا نصف بجٹ وصول ہو کر مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے۔ تمام قائدین سے درخواست ہے کہ اس ماہ میں پوری کوشش کر کے اپنے اپنی مجلس کا ششماہی بجٹ اپریل کے آخر پر ضرور پورا کر دیں اور اگلے ماہ کے اندر اندر تمام رقوم کو مرکز کو ارسال فرما دیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ۔ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار کا ایک لڑکا عزیزم شبیر احمد امسال میٹرک کا امتحان دے رہا ہے دوسرا لڑکا عزیزم تنویر احمد نے ایف اے کا امتحان دینا ہے

دونوں بچوں کی اعلیٰ کامیابی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (سید بشیر احمد شاہ۔ ربوہ)

وقف عارضی میں شامل ہونے والی مستورات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک وقف عارضی کے دوسرے دور میں جو یکم مئی ۱۹۶۹ء سے جاری ہے جن بہنوں نے شمولیت کی سعادت حاصل کی ہے ان کے اسماء بغرض تحریک دعا شائع کئے جا رہے ہیں عورتوں کا وقف اپنے ہی شہر محلہ اور گاؤں میں بچوں اور مستورات کو قرآن کریم پڑھانے کے لئے ہوتا ہے مستورات کو اس نیک تحریک میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں حصہ لینا چاہیئے۔ دور ثانی میں شامل ہونے والی ۳۲۶ مستورات کے نام پہلے شائع ہو چکے ہیں۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد۔ تعلیم القرآن ربوہ)

- محترمہ امۃ السلام صاحبہ بنت مکرم محمد شریف صاحب سلہوکی ضلع گوجرانوالہ
- ۳۲۸ - محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ
- ۳۲۹ - محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ
- ۳۳۰ - محترمہ حفیظہ بیگم صاحبہ چک ۳۳ جنوبی ضلع سرگودہا۔
- ۳۳۱ - محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ چک ۳۳ جنوبی ضلع سرگودہا
- ۳۳۲ - امۃ الحمید صاحبہ قریشی دارالنصر غربی ربوہ
- ۳۳۳ - محترمہ خالدہ تبسم صاحبہ دارالنصر غربی ربوہ
- ۳۳۴ - محترمہ ماجدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد حنیف صاحب دارالنصر غربی ربوہ
- ۳۴۰ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ درانی کمرشل کالونی بہاولپور
- ۳۴۱ محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم رشید احمد صاحب چک ۳۱۲/ج ب ضلع لائلپور
- ۳۴۲ محترمہ سرداراں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم رشید احمد صاحب ڈاکٹر النصر ربوہ "
- ۳۴۳ " شریفاں بی بی صاحبہ " " "
- ۳۴۴ " امۃ القیوم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالرشید صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ
- ۳۴۵ " رفعت منظور صاحبہ بنت مکرم منظور احمد صاحب " "
- ۳۴۶ " سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب باجوہ " "
- ۳۴۷ " محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی ربوہ
- ۳۴۸ " امۃ الوحید صاحبہ بنت مکرم سراج دین صاحب ربوہ
- ۳۴۹ " مبارکہ منیر صاحبہ بنت مکرم کیپٹن احمد دین صاحب ربوہ
- ۳۵۰ " مسز مشتاق احمد صاحب ارشد بہاولپور۔
- ۳۵۱ " حبیبہ اختر صاحبہ
- ۳۵۲ " رسول بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب چیمہ پیلو وال میانوالی
- ۳۵۳ " مقصودہ بیگم صاحبہ دارالنصر شرقی ربوہ
- ۳۵۴ " امۃ الرشید صاحبہ دختر مکرم چراغ دین صاحب ربوہ
- ۳۵۵ " زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد حسین صاحب "
- ۳۵۶ " سرداراں بیگم صاحبہ معرفت مکرم ناصر احمد صاحب "
- ۳۵۷ " الٰہی نور صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی عبداللطیف بہاولپوری ربوہ
- ۳۵۸ " اصغری بیگم صاحبہ معرفت مکرم خلیل الرحمٰن صاحب "
- ۳۵۹ " سکینہ حذیفہ صاحبہ اہلیہ مکرم سردار احمد صاحب معلم "
- ۳۶۰ " سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ظفر اللہ خان صاحب مشادن لنڈ
- ۳۶۱ " عالم خاتون صاحبہ
- ۳۶۲ " عمر بی بی صاحبہ والدہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ چک ۶۳ ج بہاولپور
- ۳۶۳ " شریفاں بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد رمضان صاحب ج.ب ۱۱۵/ "
- ۳۶۴ - احسان خاتون بیگم صاحبہ حسن آباد ضلع نوابشاہ

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

ماہ امان (مارچ) ختم ہو چکا ہے لیکن بہت تھوڑی مجالس کی رپورٹیں مرکز میں موصول ہوئی ہیں۔ منتظمین مجالس کی خدمت میں گزارش ہے کہ ماہ امان (مارچ) کی رپورٹ کارگزاری جلد مرکز کو بھجوائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مکان برائے فروخت

ایک عدد مکان واقع محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ قابل فروخت ہے زمین ایک کنال ہے جس میں پانچ کمرے اور باتھ روم اور نلکہ لگا ہوا ہے پانی میٹھا ہے۔

خریدار دوست مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع فرمائیں۔

ایم اے اقبال احمد۔
گلزار کریانہ سٹور۔ رحمت بازار۔ ربوہ

قرص ذیابطیس، حب جدوار

معتدل۔ مفرح قلب مقوی باہ دافع زہر، مرگی۔ دماغی و اعصابی بیماری میں مجرب ہے نیز شوگر کا کامیاب علاج۔

قیمت ۶۰ گولی چار روپے

فہرست ادویات مفت منگوا کر فائدہ اٹھائیں

پیش کردہ

دواخانہ خدمت خلق ربوہ

ضرورت سرمایہ

چالو حالت میں نفع بخش لمیٹڈ ادارہ کو کاروبار میں توسیع کیلئے

منافع پر سرمایہ درکار ہے

خواہشمند احباب اس پتہ پر لکھیں
م۔ معرفت مینیجر الفضل۔ ربوہ

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کو

ضرورت لیڈی ڈسپنسر

جامعہ نصرت ربوہ میں ایک خاتون کوالیفائڈ ڈسپنسر کی فوری ضرورت ہے درخواستیں مع مصدقہ نقول اسناد و تصدیق امیر جماعت / پریذیڈنٹ ۲۵ اپریل تک بنام پرنسپل جامعہ نصرت ارسال کریں۔
ابتدائی تنخواہ ۱۷۵-۵-۱۱۵ کے گریڈ میں ۱۱۵/ روپے ماہوار دی جائیگی

(پرنسپل جامعہ نصرت)

ماہنامہ الفرقان کا تازہ شمارہ!

ماہ اپریل ۷۰ء کا رسالہ خریدار حضرات کو بروقت یعنی پندرہ تاریخ کو بذریعہ ڈاک بھجوا دیا گیا ہے۔ اس میں تردید عیسائیت میں خاص مقالات ہیں۔ شذرات اور دیگر مفید مضامین شامل اشاعت ہیں۔ جن دوستوں کا چندہ ختم ہے ان کے نام وی۔ پی کئے گئے ہیں۔ براہ کرم وصول فرما کر ممنون فرمائیں۔

(مینیجر الفرقان ربوہ)

ہفتہ وصولی۔ مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ

سال رواں کی دوسری سہ ماہی ختم ہوا چاہتی ہے۔ تمام منتظمین کرام اور مربیان سے گزارش ہے کہ وہ ۱۸ اپریل تا ۲۴ اپریل "ہفتہ وصولی" منا کر پوری ششماہی کا بجٹ پورا کریں۔ ہر حلقہ کو اس ہفتہ میں اپنا بجٹ پورا کر کے بقایا کا داغ مٹانا چاہیئے۔

(سیکرٹری مال اطفال الاحمدیہ ربوہ)

حبوب مفید اٹھرا مرض اٹھرا کا شافی علاج۔ مکمل کورس بیس ۲۰ روپے ناصر دواخانہ گول بازار۔ ربوہ فون ۳۴ گول کچہری بازار۔ لائل پور

خدا تعالیٰ کبھی کبھی اپنی خاص صفات کے ذریعہ اپنے وجود کو ظاہر کرتا ہے

اسکی صفات کا یہ ظہور اس کے رسولوں اور مصلحین کے ذریعہ سے ہوتا ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الشعراء کی آیت وَمَا يَأْتِيهِم مِّن ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمَٰنِ مُحْدَثٍ إِلَّا كَانُوا عَنْهُ مُعْرِضِينَ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اصل بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس دُنیا کو ایسے رنگ میں چلایا ہے کہ عام طور پر یہ اس کے عام قواعد کے ماتحت کام کرتی رہتی ہے اور بظاہر خدا کا ہاتھ اس کے کاموں میں نظر نہیں آتا۔ جب سے یہ کائنات پیدا ہوئی ہے اللہ تعالیٰ نے زمین کو ایک چکر دے دیا ہے اور یہ زمین سورج کے گرد اور چاند زمین کے گرد چکر کھا رہا ہے۔ اور پھر ساری کائناتِ شمسی مل کر ایک غیر معلوم جہت کی طرف چلی جا رہی ہے۔ بظاہر دیکھنے والا یہ خیال کرتا ہے کہ یہ اتفاقی حادثہ ہے اور اس دُنیا کو پیدا کرنے والا اور چلانے والا کوئی نہیں۔ کیونکہ ایک قانون ہے جو چل رہا ہے مثلاً ایک ایسا شخص جس نے گھڑی نہیں دیکھی اگر وہ ایسے گھر میں آجائے جہاں کوئی آدمی موجود نہ ہو اور صرف ٹھہر کی کنجی سے چلنے والی گھڑی چل رہی ہو، تو وہ گھڑی کو دیکھ کر یہی سمجھے گا کہ یہ آپ ہی آپ چل رہی ہے۔ اسے چلانے والا کوئی نہیں۔ جب تک وہ وقت نہ آجائے کہ جب گھڑی کو کنجی دی جاتی ہے یا جب تک وہ وقت نہ آجائے کہ جب گھڑی کھڑی ہو جائے درمیانی عرصہ میں وہ یہ اندازہ نہیں لگا سکتا کہ کسی اور نے اس کو کنجی دی ہے اور وہ چل رہی ہے۔ اسیطرح دُنیا کو چلانے والے نے لاکھوں کروڑوں سال پہلے اس کو کنجی دے دی۔ اور یہ چل رہی ہے جس طرح گھڑی کو دیکھ کر انسان یہ سمجھتا ہے کہ وہ آپ ہی آپ چل رہی ہے سوائے اس کے کہ وہ واقف ہو۔ اسیطرح دُنیا کو دیکھ کر ایک ناواقف انسان یہ سمجھتا ہے کہ یہ آپ ہی چل رہی ہے۔ لیکن اس قانون کے علاوہ کبھی کبھی خدا تعالیٰ اپنی خدائی ثابت کرنے کے لئے بعض خاص باتیں بھی ظاہر کیا کرتا ہے جن سے پتہ لگ جاتا ہے کہ اس دُنیا کا ایک خالق اور مالک ہے جیسے گھڑی چل رہی ہو تو ایک ناواقف آدمی تو یہ سمجھے گا کہ یہ آپ ہی چل رہی ہے کسی اور کا اس پر تصرف نہیں۔ لیکن مالک آتا ہے اُسے چابی دیتا ہے اور پھر اسے رکھ دیتا ہے۔ تو اس کو دیکھ کر وہ سمجھ لیتا ہے کہ یہ گھڑی کسی اور کے ذریعہ چل رہی ہے۔ اسیطرح خدا تعالیٰ کبھی کبھی اپنی خاص صفات کے ذریعہ اپنے وجود کو ظاہر کرتا ہے اور اس کی صفات کا یہ ظہور اس کے رسولوں اور مصلحین کے ذریعہ ہوتا ہے۔ لیکن یہ صاف بات ہے کہ جب خدا اس دنیا میں دخل دے گا۔ تو اس کی کوئی وجہ ہوگی۔ اور وہ وجہ یہی ہوتی ہے کہ لوگ خدا تعالیٰ سے دور چلے جاتے ہیں وہ اس کو بھلا بیٹھتے ہیں۔ اور اس کے احکام پر ہنسی اڑاتے ہیں۔ اس وقت خدا تعالیٰ ان کو یاد دلانے کے لئے اپنا کوئی مامور اور مرسل بھیجتا ہے جب وہ مامور اور مرسل دنیا میں آتا ہے تو وہ زمانہ وہی ہوتا ہے جب لوگ خدا تعالیٰ کو بھول چکے ہوتے ہیں۔ اور جو شخص کسی چیز کو بھول چکا ہو اُس کو اس کی طرف توجہ دلانا کوئی آسان کام نہیں ہوتا کیونکہ اس نے بھول کر کوئی اور راستہ اختیار کیا ہوا ہوتا ہے اور یہ آنے والا اس کے روزمرہ اور معمول کے راستہ سے ہٹا کر اسے دوسری طرف لے جانا چاہتا ہے اور جو شخص کسی چیز کا عادی ہو چکا ہو اس سے ہٹانے والا دوست نہیں بلکہ دشمن سمجھا جاتا ہے۔ ...چھوٹی سے چھوٹی عادت کا چھڑانا بھی آسان کام نہیں ہوتا لیکن خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والا مصلح تو ساری دُنیا کو پلٹ دینے کیلئے آتا ہے وہ اُن کو طور طریق سے انہیں باز رکھنے کی کوشش کرتا ہے پھر اسکی کس طرح مخالفت نہ ہو چنانچہ جب بھی کوئی مصلح آتا ہے لوگ اسکی باتوں پر ہنسی اڑاتے ہیں مذاق کرتے ہیں اسے مارنے پیٹتے ہیں اس کے ساتھیوں کو مارتے پیٹتے ہیں اور یہ چیز برابر اور متواتر چلی جاتی ہے" (تفسیر کبیر سورۃ الشعراء صفحہ ۲۶۲-۲۶۳)

واقفین بعد ریٹائرمنٹ کا امتحان

واقفین بعد ریٹائرمنٹ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ان کے دوسرے سال کا امتحان ماہ تبوک (ستمبر ۱۹۷۰ء) میں ہوگا۔ واقفین اچھی طرح تیاری کریں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری کے مطابق دوسرے سال کا نصاب جیسا کہ پہلے بھی شائع ہو چکا ہے درج ذیل ہے۔

۱۔ قرآن کریم (ا) تفسیر کبیر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورہ یونس تا آخر سورۃ کہف

(ب) آخری پارہ کے مشکل الفاظ کا حل لغات کا پیوں پر درج کریں۔

ج۔ آیت خاتم النبیین کی تفسیر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں مذکور ہے۔

(یہ تفسیر نظارت اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن سے واقفین بلا قیمت طلب فرما سکتے ہیں)

نوٹ:۔ واقفین آخری پارہ کا ½ آخری حصہ حفظ کریں۔

۲۔ علم کلام (الف) کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے (۱) نزول المسیح (۲) چشمہ معرفت (۳) حقیقۃ الوحی۔

(ب) ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے (۱) جلد اوّل (۲) جلد دوم کا امتحان لیا جائیگا

(ج) مخالفین کے اعتراضات کے جوابات کے لئے کتاب تفہیمات ربانیہ مصنفہ ابو العطاء شامل نصاب ہوگی۔

۳۔ عربی نصاب (الف) کتاب خلاصۃ النحو مصنفہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ

(ب) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ۔ یا عین فیض اللہ والعرفان

ج عربی بول چال کے دس ابتدائی اسباق۔

واقفین یہ تینوں رسائل دفتر سے بلا قیمت طلب فرما سکتے ہیں۔

(وائس پرنسپل ناظر اصلاح و ارشاد۔ تعلیم القرآن۔)

ایک سوال

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"میں پورے وثوق کے ساتھ آپ کو کہہ سکتا ہوں کہ وہ دن دُور نہیں جب دُنیا میں ایسے ممالک اور علاقے پائے جائیں گے جہاں کی اکثریت احمدیت کو قبول کرلے گی"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ دسمبر ۱۹۶۵ء)

کیا آپ اس دن کو قریب تر لانے کے لئے لازمی چندہ جات (چندہ آمد۔ چندہ وصیت۔ بشرح چندہ تمام۔ چندہ عام اور چندہ جلسہ سالانہ) کے مالی جہاد میں مقررہ شرح کے مطابق حصہ لے رہے ہیں؟

(نظارت بیت المال آمد)

درخواست دعا

مکرم سردار محمد صاحب خوشنویس الفضل کچھ دنوں سے علیل چلے آ رہے ہیں۔

جملہ احباب کرام اور بزرگان سلسلہ سے ان کی صحت و تندرستی اور کام کرنے والی لمبی زندگی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ہدایت احمد ربوہ)